روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

(ایڈیٹر): نسیم سیفی

جلد ۷۴/۳۹	جمعرات ۲۶ صفر ۱۴۱۰ھ، ۲۸ تبوک ۱۳۶۸ ہش، ۲۸ ستمبر ۱۹۸۹ء	نمبر ۲۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

" بدی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک خدا کے ساتھ شریک کرنا۔ اسکی عظمت کو نہ جاننا۔ اس کی عبادت اور اطاعت میں کسل کرنا۔ دوسری یہ کہ اس کے بندوں پر شفقت نہ کرنا۔ ان کے حقوق ادا نہ کرنے۔ اب چاہیئے کہ دونوں قسم کی خرابی نہ کرو۔ خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت میں کیا ہے اس پر قائم رہو۔ خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو۔ قرآن کو بہت غور سے پڑھو۔ اس پر عمل کرو۔ ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ باتوں اور مشرکانہ مجلسوں سے بچو۔ پانچوں وقت نماز کو قائم رکھو۔ غرضکہ کوئی ایسا حکمِ الٰہی نہ ہو جسے تم ٹال دو۔ بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بے جا کینے بغض وحسد سے پاک کرو۔ یہ باتیں ہیں جو خدا تم سے چاہتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ کبھی کبھی آتے رہو۔ جب تک خدا نہ چاہے کوئی آدمی بھی نہیں چاہتا۔ نیکی کی توفیق وہی دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ۷۶)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کا ایک منظر۔ یہ جلسہ صد سالہ احمدیہ جشن تشکر کے سال ۱۹۸۹ء کے موقعہ پر ۱۱ ر تا ۱۳ ر اگست اسلام آباد لندن میں منعقد ہوا۔ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ حاضرین سے خطاب فرما رہے ہیں۔

عبادت کی مثال ہوا میں سانس لینے کی طرح ہے

ارشادات امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت کے اخلاص کا عمومی معیار اس ابتلاء کے موجودہ دور میں بہت بلند ہوا ہے لیکن یہ اخلاص اپنی ذات میں محفوظ نہیں۔ اگر اسکو نماز اور عبادت کے برتنوں میں محفوظ نہ کیا جائے۔ عبادت کی مثال ہوا میں سانس لینے کیطرح ہے جو سانس کا رشتہ زندگی سے ہے وہی رشتہ عبادت کو انسان کی روحانی زندگی سے ہے۔ نماز کم سے کم ذکر الٰہی ہے جسکے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ جو آج نمازی ہیں جب تک ان کی آئندہ نسلیں نمازی نہ بن جائیں جماعت کے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ اس لئے میں ہر بالغ مرد و عورت احمدی سے بڑے عجز کے ساتھ یہ استدعا کرتا ہوں کہ اپنے گھروں میں اپنی اولادوں کی نمازوں کی حالت کا سچ کی نظر سے جائزہ لیں۔ مجھے شک ہے کہ جو جواب ابھریں گے وہ دلوں کو بے چین کر دینے والے ہوں گے۔ کیونکہ جس حالت میں ہم آج اپنے بچوں کو پاتے ہیں یہ ہرگز اطمینان بخش نہیں۔

(خطبہ جمعہ ۲۲ جولائی ۱۹۸۸ء)

● ۔ مکرمہ سردار بیگم صاحبہ والدہ عبدالہادی ناصر صاحب اپنی صحت کی بحالی اور مختلف امور میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ، مقام اشاعت: دارالنصر غربی، ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۸ تبوک ۱۳۶۸ ہش ـــ ۲۸ ستمبر ۱۹۸۹ء

کھلونوں کا جوڑ توڑ

کھلونے بھی بچوں کی تعلیم کا ایک حصّہ ہیں۔ اگر کھلونے بنانیوالے اس بات کو مدِّنظر رکھیں تو یقیناً وہ بچوں کی بہت بڑی تعلیمی خدمت سرانجام دے سکتے ہیں۔ آج کے سائنس کے زمانے میں ضرورت اس بات کی ہے کہ بچوں کی سائنس میں دلچسپی پیدا کی جائے اور آہستہ آہستہ ـــ ان کی استعدادوں کے مطابق ـــ بڑھائی جائے اور اگر کھلونے ایسے ہوں کہ سائنسی امور سے تعلق رکھتے ہوں تو یہ دلچسپی پیدا کرنی اور بھی آسان ہو جائے۔

اس سلسلہ میں ایک خاص بات جس کی ضرورت ہے یہ ہے کہ چونکہ کھلونے صرف دیکھنے اور کھیلنے کے لئے ہی نہ ہوں بلکہ وہ ایسے ہوں کہ بچے انکو جوڑ توڑ بھی سکیں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بچہ کھلونے کو اِدھر اُدھر سے دیکھکر کھولنے کی کوشش کرتا ہے جسے ہم اپنی نافہمی میں کھلونے کو توڑنا کہتے ہیں۔ والدین یا بڑے بہن بھائی جب دیکھتے ہیں کہ بچہ کھلونے کو کھول کر دیکھنے کی کوشش کر رہا ہے تو وہ اسے ڈانٹتے ہیں کہ یہ کیا کر رہے ہو ابھی کل ہی تو خریدا ہے اب تم اسے توڑنے بیٹھ گئے ہو۔ ٹھیک ہے توڑ تو وہ رہا ہے لیکن در اصل وہ اسے سمجھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور جتنی جلدی اسے اس بات کی سمجھ آ جائے اتنی ہی جلدی اس کھلونے کی قیمت واپس وصول ہو گئی سمجھی جانی چاہیئے۔ کھیل اپنی جگہ پر۔ یہ ایک تفریح ہے اور بچے کو تفریح کی ضرورت ہے۔ لیکن عِلم بھی اپنی جگہ پر ہے۔ اور عِلم اور تفریح کو ساتھ ساتھ چلانے سے ہی جسمانی اور ذہنی قوتوں کی نشوونما ہو سکتی ہے۔

ہم یہ بات ہرگز نہیں کہہ رہے کہ بچہ کھلونے خریدے اور انہیں جلد از جلد توڑ کر پھینک دے ہم جو کچھ کہہ رہے یا جو کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اوّل تو بچوں کو ایسے کھلونے لے کر دیجئے جو سبق آموز ہوں۔ خاص طور پر سائنس سے متعلق یا تکنیکی اور پھر اگر وہ اپنے کھلونوں کو کھولکر دیکھنا چاہیں کہ یہ کس طرح کام کرتے ہیں تو اس رنگ میں انکی مدد کیجئے کہ وہ کھول بھی سکیں اور پھر انہیں جوڑ بھی سکیں۔

بہر حال کھلونے بھی تعلیم کا حصّہ ہیں اور انہیں واقعی تعلیم کا حِصّہ بننے دیجئے۔ جو بچے اس طرح تعلیم حاصل کریں گے وہ بڑے ہو کر ایجادات سے آپ کا دِل خوش کر دیں گے اور پھر آپ فخر سے کہہ سکیں گے کہ انہیں شروع سے ہی کھلونوں کی جوڑ توڑ کا شوق تھا۔

قطرے قطرے میں نہاں ہوتا ہے دریا کا مزاج
اور دریاؤں کے سینوں میں سمندر ہیں نہاں
یوں تو ہر دیدۂ بینا پہ عیاں ہے سب کچھ
اس سبھی کچھ میں بھی پوشیدہ ہے اک اور جہاں

ـــــ ابوالاقبال

جو وردِ نامِ خدا روز و شب نہیں رکھتے
وہ کیا نظر میں خدا کا غضب نہیں رکھتے

غمِ زمانہ نے بے حس کیا ہے کچھ ایسا
کسک جو درد کی رکھتے تھے اب نہیں رکھتے

وہ دل جو پہلوئے انسانیت کی زینت تھا
وہ دل عجم نہیں رکھتے عرب نہیں رکھتے

رہِ وفا میں فدا جان و مال کون کرے
جنوں جو ہم کو میسّر ہے سب نہیں رکھتے

زمانہ درپے آزار ہو تو کیا کیجے
غبار دل میں کبھی بے سبب نہیں رکھتے

ہزار غیظ و غضب کا کرے کوئی اظہار
دلوں میں ہم کبھی جوشِ غضب نہیں رکھتے

تپائے رکھتے ہیں ہستی کو سوزِ اُلفت سے
یہ آگ پہلو میں عشّاق کب نہیں رکھتے

عنانِ صبر و رضا سے کیا ہے قابو میں
ہم اسپِ غم کو کبھی بے ادب نہیں رکھتے

نہ کر سکے جو ہم ان سے ضمیر کا سودا
جو ربط ہم سے وہ رکھتے تھے اب نہیں رکھتے

ہیں احترام کے لائق دلوں کے وہ ساغر
مئے وفا میں جو دُردِ طلب نہیں رکھتے

یہ حُسنِ ہوش رُبا، یہ ادائے بے خبری
ہم اپنے دل میں طلب بے سبب نہیں رکھتے

وہ جس سے کُھلتا ہے در استجابتِ حق کا
ہم اپنے دل میں وہ جوشِ طلب نہیں رکھتے

جو ظلم و جور پہ منقار زیرِ پر ہیں سلیمؔ
زبان رکھتے نہیں کیا وہ لب نہیں رکھتے

سلیمؔ شاہجہانپوری

تعزیر

دل میں پیوست یُوں ہوا اک تیر
ہے دُعا آج ہمرہِ تاثیر

ناقۃ اللہ کی کٹ گئیں کونچیں
گھات میں ہے ثمود کی تقدیر

حشر ساماں ہے آہِ مظلوماں
اِک قیامت ہے نالۂ شبگیر

پھر میرا ضبط آزمایا گیا
نہ ہوا میرا حوصلہ تسخیر

فکر کم ہیں! اُلجھ گئی تا حق
زورِ تقدیر سے تِری تدبیر

تیری تاریکیوں میں اے شبِ تار
دیکھتا ہوں صبح کی تنویر

عرش کے پائے بھی لرزنے لگے
درد ہی درد ہے صدائے فقیر

ظلم کی انتہا ہوئی یارب!
اب مکافات میں ہے کیا تاخیر

زیرِ تعزیر آ گیا ناہیدؔ
بے سبب، بے گناہ، بے تقصیر

عبدالمنان ناہیدؔ

"ساری عقدہ کشائیاں دعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں"
(ملفوظات جلد پنجم صہ ۱۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحبؓ

حدیث شریف میں لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی۔ آپؐ نے فرمایا۔ کسی کی تعریف کرنا ایسا ہی خطرناک فعل ہے جیسا کہ کسی کو قتل کر دینا۔ مگر دوسری طرف خود ہی فرمایا۔ اپنے فوت شدہ لوگوں کی خوبیوں کا ذکر کیا کرو۔ ان دونوں حدیثوں میں تطبیق یوں ہے کہ تعریف کی ممانعت زندوں کے متعلق ہے اور زندہ جب تک اس دارالابتلاء میں زندہ ہے۔ ممکن ہے کہ وہ اپنی تعریف سُن کر مغرور ہو جائے اور تکبّر میں مبتلاء ہو کر تباہ ہو جائے۔ مگر جو شخص فوت ہو چکا ہے۔ اور اس دارالابتلاء سے گزر کر اس دارالاصطفےٰ میں پہنچ گیا ہے۔ اس کو تعریف سے کیا ڈر ہے کیونکہ وہاں نہ تکبّر نہ غرور نہ بڑائی۔ اس لئے مُردوں کی تعریف کا کوئی ڈر نہیں۔ بلکہ سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے۔ کہ ان کی خوبیوں کے ذکر سے زِندہ اصحاب متأثر ہو کر ان کے رویّہ کو اپنا رویّہ اور ان کے نمونہ کو اپنا نمونہ بنا کر ان کی خوبیوں سے متصف ہونے کی کوشش کریں گے۔ اور اس طرح قوم میں نسلاً بعد نسل نیکیوں اور خوبیوں کا سلسلہ جاری رہے گا اس تمہید کے بعد میں اس حدیث کی تعمیل میں جناب چوہدری نصر اللہ خان صاحب کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جن کا انتقال پُرملال دو اور تین ستمبر ۱۹۲۶ء کی درمیانی شب کے آٹھ بجے ہوا۔ چوہدری صاحب موصوف ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ مجھے ان کی سابقہ زندگی کے حالات سے پوری کیا ادھوری واقفیت بھی نہیں۔ اس لئے میں صرف اس عرصہ کا ذکر کرتا ہوں۔ کہ جب سے مجھے ان سے نیاز حاصل ہوا۔ گو میں نے چوہدری صاحب کو سب سے پہلے ۱۹۰۴ء میں گورداسپور کے مقام پر دیکھا تھا۔ جبکہ وہ ابھی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ اور کرم دین والے مقدمہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے بطور صفائی کے گواہ کے پیش ہوئے تھے۔ مگر پوری طرح تعارف ان سے ۱۹۱۴ء میں ہوا۔ جب وہ اور میں ایک ہی ریزولیوشن کے ذریعہ مجلس معتمدین کے ممبر تجویز کئے گئے۔ یہ پہلا تعلق تھا جو مجھے سلسلہ عالیہ کے انتظامی کاروبار میں ان سے ہوا۔ پھر وہ مشیر قانونی تھے۔ اور میں بہشتی مقبرہ کا افسر ہوا۔ یہ دوسرا تعلق تھا۔ پھر میں کچھ عرصہ مجلس معتمدین کا سیکرٹری رہا اور موصوف بہشتی مقبرہ کے افسر تھے۔ اس طرح ایک حیثیت سے وہ میرے ماتحت تھے۔ تو یہ تیسرا تعلق ہے۔ پھر وہ مجلس معتمدین کے پریذیڈنٹ تھے اور میں سیکرٹری۔ تو اس طرح میں ان کے ماتحت تھا۔ یہ چوتھا تعلق ہے۔ پھر بالآخر وہ ناظر اعلیٰ ہوئے اور خاکسار ناظر ضیافت ہو کر ان سے مِل کر کام کرتا رہا۔ یہ پانچواں تعلق ہے۔ غرض مذکورہ بالا پانچ قسم کے تعلق تھے۔ جو ۱۹۱۴ء سے ۱۹۲۶ء تک مجھے چوہدری صاحب سے پڑتے رہے۔ ان تمام تعلقات میں ان کی طرز زندگی سے جو کچھ میں سمجھا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ چوہدری صاحب بعض خوبیوں میں نہایت ممتاز تھے۔ مثلاً آپ باوجود اس کے کہ قادیان میں آنریری کام کرتے تھے۔ اور کسی کام کا کوئی معاوضہ کبھی آپ نے نہیں لیا۔ مگر جس صیغہ میں آپ نے کام کیا نہایت پابندئ وقت سے کیا۔ آپ وقت کے شروع میں آتے اور ختم ہونے کے بعد جاتے بلکہ موسم گرما میں صبح چھ بجے دفتر میں تشریف لاتے۔ اور بارہ بجے جبکہ دفاتر بند ہو جاتے۔ آپ دفتر ہی میں رہتے۔ اور عصر کی نماز پڑھ کر گھر تشریف لے جاتے۔ روزانہ اتنا لمبا عرصہ کام کرنا ایک نہایت غیر معمولی بات ہے۔ دوسری بات جو میں نے محسوس کی ہے۔ وہ کام میں منہمک ہونا ہے۔ چوہدری صاحب موصوف جس وقت کام کرتے تھے تو کام میں ایسے مشغول اور منہمک ہوتے تھے۔ کہ اِرد گِرد کے شور و شر یا اپنی طرف متوجہ کرنے والی باتوں سے آپ متأثر نہ ہوتے تھے۔ اتنا انہماک شاذ و نادر ہی کسی میں دیکھا گیا ہے۔ تیسرا امر آپ کا وقت کو ضائع ہونے سے بچانا تھا۔ آپ جب تک دفتر میں تشریف رکھتے دفتر کا کام کرتے محض خالی بیٹھتے یا بے ضرورت کوئی کام کرتے میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔ اگر کسی وقت دفتر میں فرصت کا وقت ملتا مثلاً محرّر کاغذ تیار کر رہا ہوتا۔ تو جیب سے حمائل نکال کر تلاوت شروع کر دیتے۔ اس طرح ... سنتوں کے بعد امام کے انتظار میں خالی بیٹھنے کی بجائے حمائل جو ہر وقت آپ کے ساتھ رہتی تھی نکال کر تلاوت کرتے رہتے۔ چوتھی بات آپ کی کم گوئی ہے۔ آپ نہایت کم گو تھے۔ بے ضرورت بات کبھی آپ نہ کرتے تھے۔ میں نے بارہ برس کے عرصہ میں کبھی محسوس نہیں کیا کہ فلاں بات چوہدری صاحب زائد از ضرورت کر رہے ہیں۔ پانچویں بات جو آپ میں میرے تجربہ میں آئی ہے۔ وہ ساتھ مِل کر کام کرنے والوں کا احترام تھا۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ کہ باوجود شدید اختلاف کے کبھی آپ نے مِل کر کام کرنے والوں کے ساتھ گفتگو یا تحریر میں ایسا طریق اختیار کیا ہو۔ جسے نامناسب اور اخلاق کے خلاف کہا جا سکے۔ آپ بحیثیت میر مجلس، مجلس معتمدین یا ناظر اعلیٰ اپنے ماتحتوں یا مِل کر کام کرنے والوں کو ہدایات دینے کا قواعد کی رُو سے حق رکھتے تھے۔ اور عدم تعمیل کی صورت میں مناسب جواب طلبی کر سکتے تھے۔ مگر جہاں تک میں نے دیکھا ہے۔ کبھی آپ نے اختیارات کو علوانہ طریق سے استعمال نہیں کیا ہے۔ اور آپ "یہ جو اخروی زندگی ہے ہم اسے انہی کے لئے مخصوص کر دیتے ہیں جو ملک میں ناجائز غلبہ اور فساد نہیں چاہتے اور انجام متقیوں کا ہی اچھا ہوتا ہے"۔ کے سچے مصداق تھے۔ میں نے بارہا دیکھا کہ دوران اجلاس میں باوجود مختلف موقعوں پر گرما گرم بحثوں کے وقوع پذیر ہونے کے آپ کی طبیعت نے کبھی حد اعتدال سے تجاوز نہیں کیا۔ اس امر کے متعلق چوہدری صاحب کی ایک بات مجھے ہمیشہ یاد رہے گی، اور وہ یہ ہے کہ میں مفتی محمد صادق صاحب جنرل سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے کشمیر تشریف لے جانے کی وجہ سے قائمقام جنرل سیکرٹری تھا اور چوہدری صاحب انجمن کے میر مجلس تھے۔ اور اس طرح میں آپ کی ہدایات کا پابند تھا۔ مگر آپ علاوہ میر مجلس ہونے کے بہشتی مقبرہ کے صیغہ کے افسر بھی تھے۔ اس حیثیت سے میں آپ کو اس صیغہ میں ہدایات دے سکتا تھا۔ ان ہدایات میں سے بعض ہدایات سے آپ کو اختلاف ہوتا۔ مگر پھر بھی آپ سیکرٹری کا احترام کرتے ہوئے ان پر عمل کرتے۔ مگر کبھی کبھی عندالملاقات ہنس کر فرماتے کہ میں بحیثیت میر مجلس ہونے کے آپ کی ہدایات کو منسوخ کر سکتا ہوں۔ مگر عملاً کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ آپ نے کسی ہدایت کو اپنی دوسری حیثیت سے منسوخ کرنے کی کوشش کی ہو۔ اور یہ امر میں آپ کی نہایت امتیازی خصوصیّت سمجھتا ہوں۔ چھٹا امر تعاون فی العمل ہے۔ مثلاً بعض دفعہ مجھے چوہدری صاحب کے ماتحت بہشتی مقبرہ کے صیغہ کے کسی کارکن کی جلسہ سالانہ کے کسی کام کے لئے ضرورت ہوتی۔ اور میں ان سے مستعار مانگتا اور ان کو عذر بھی ہوتا۔ تو بھی وہ تعاون کر کے ہم کو اپنا آدمی دے دیتے۔ اور یہ امر ایک دو دفعہ نہیں بلکہ متعدّد مرتبہ وقوع میں آیا۔ جو لوگ دفاتر کے کام سے واقفیت رکھتے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ اپنا آدمی دینے میں اہل صیغہ کس قدر انقباض کیا کرتے ہیں۔ ساتواں امر حضرت امام جماعت احمدیہ کے احکامات کی اطاعت ہے۔ اس کیلئے کسی

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون ۔ سین

تعلیمِ بالغاں

سکیم تو ۱۹۶۷ء میں شروع کی گئی تھی ۔ اس سال آٹھ ستمبر کو یونائیٹڈ نیشنز نے انٹرنیشنل لٹریسی کے سال کا آغاز کیا تاکہ اگلے عشرے میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو لکھنے پڑھنے کے قابل بنایا جا سکے ۔ پہلی تقریب یعنی جو آٹھ ستمبر کو منعقد کی گئی ۔ اس میں پریذیڈنٹ بُش کی اہلیہ باربارہ ، دو پتلیاں جو پڑھنے کی بہت شائق معلوم دیتی ہیں ۔ اور چند بچے جنہوں نے گانے گائے ، اس تقریب کی رونق تھیں ۔ ایک گھنٹے تک یہ پروگرام جاری رہا اور بچوں اور ان کے خاندانوں کے آپس میں مل کر پڑھنے کے متعلق باتیں ہوئیں ۔ یونیسکو کا اندازہ ہے کہ دنیا بھر میں ۱۹۸۵ء میں ۸۹ کروڑ اسی لاکھ بالغ اَن پڑھ تھے اور یہ تعداد دنیا کی بالغ آبادی کا ۱/۴ ہے ۔

یونیسکو ہی نے یہ اندازہ پیش کیا ہے کہ ترقی پذیر ممالک میں ۱۰ کروڑ بچے ایسے ہیں جنہیں پرائمری سکول میں داخلہ لینا چاہئے تھا ۔ لیکن انہوں نے داخلہ نہیں لیا ۔ تیسری دنیا میں اَن پڑھ لوگوں کی شرح ساری دنیا کے مقابلے میں ۹۸٪ ہے ۔ افریقہ میں ۵۴٪ بالغ اَن پڑھ ہیں جبکہ ایشیاء میں ۳۶٪ اور لاطینی امریکہ میں ۱۷٪ ۔

جن افراد نے آٹھ ستمبر کی تقریب میں حصہ لیا ان میں پاکستانی، جاپانی اور امریکی مصنف شامل تھے ۔ جنہوں نے ان لوگوں کو کہانیاں سنائیں ۔ جنہوں نے تعلیم دینے کا کام کرنا ہے ۔ ان میں اقوام متحدہ کے کارکن بھی شامل تھے اور ان کے علاوہ نیویارک کے علاقے کے دو سو بچے ۔

مس طلعت عباسی جنکا تعلق پاکستان سے ہے ، نے اپنی جو کہانی سنائی اس کا عنوان تھا "اصغر خان کے لیے اصل جوتے" ۔ اور یہ ایک بچے کے لئے کہانی تھی جسکا جی چاہتا تھا کہ وہ ربڑ کے سینڈل چھوڑ کر اصل جوتا پہن سکے ۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے پروگراموں کے لئے جہاں نظام کے ماتحت بہت سا کام ہوتا ہے وہاں انفرادی طور پر بھی اگر لوگ دلچسپی لیں اور ایک دوسرے کو پڑھانے کا از خود انتظام کریں تو شاید یہ کوشش انتظام کے ماتحت کی گئی کوششوں سے بھی زیادہ بہتر ثابت ہو سکتی ہے ۔ ہم میں سے ہر شخص جانتا ہے کہ اس کے ماحول میں کون کون اَن پڑھ ہیں ۔ اگر وہ ایسے لوگوں میں سے کسی ایک یا دو کو چن لے اور ان سے بات کر کے انہیں پڑھانا شروع کر دے تو یقیناً بہتر نتائج پیدا کئے جا سکتے ہیں

آپ ہندوستان کے عظیم ترین تجارتی مرکز میں رہتے ہیں ۔ جانتے ہیں کہ یہاں ایک تاجر کے یہاں بازار کے اتار چڑھاؤ اور تجارتی مد و جزر کی کوئی اہمیت نہیں ۔ اس کا اصل سرمایہ اس کی ساکھ اور اس کا اعتبار ہے ۔ اس لئے کسی فرم کا ٹریڈ مارک بڑی اہمیت رکھتا ہے اور وہ ہزاروں لاکھوں روپوؤں میں خریدا جاتا ہے ۔ حالیہ واقعات نے اسلام کی ساکھ کو بڑا نقصان پہنچایا ہے ۔ اور اسلام کی تبلیغ کرنے والوں اور اس کو دنیا کی سب سے بڑی قوت جامعہ کے طور پر پیش کرنے والوں کے لئے بڑی مشکلات پیدا کر دی ہیں ۔

اور ایک طرح سے پچھلی تاریخ کو بھی جس پر ہر مسلمان کو فخر ہے ۔ بہت سے لوگوں کی نگاہ میں مشکوک بنا دیا ۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ اسلام نے عرب و عجم گورے کالے ۔ قریشی و حبشی ایشیائی و افریقی ۔ فقیر و غنی اور محمود و ایاز کو ایک صف میں کھڑا کر دیا تھا ۔ ہمارے نزدیک تو یہ تاریخ ہر شک و شبہ سے بالا ہے اور ساری دنیا نے ہمیشہ اسلام کی اس کامیابی پر حیرت و استعجاب کا اظہار کیا ہے لیکن اب ہم کس منہ سے کہیں کہ اسلام اپنے پیروؤں میں ایسی وحدت اور الفت پیدا کرتا ہے کہ وہ زبان اور رنگ کے اختلاف کو بالکل بھول جاتے ہیں اور جسم واحد اور ملت واحدہ بن جاتے ہیں ۔ یہ وہ افسوسناک پہلو ہے جس پر افسوس کرنے کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں اور جس پر خون کے آنسو رونا بھی کافی نہیں ۔

مولانا سید ابوالحسن ندوی کی جس تقریر سے یہ اقتباس لیا گیا ہے ۔ وہ آپ نے آج سے ۱۸ سال قبل کلکتہ میں سقوط ڈھاکہ کے پس منظر میں کی تھی ۔

رسمِ قتل و غارت

سید ابوالحسن ندوی کہتے ہیں اس انسانی قتل عام خون مسلم کی ارزانی اور جانی اور مالی نقصان پر بھی جتنے آنسو بہائے جائیں کم ہیں لیکن ان واقعات کا سب سے زیادہ شرمناک پہلو یہ ہے ۔ کہ اس سے مخالفین کو اسلام کی ناکامی کے ثبوت کے لئے ایک دلیل ہاتھ آئی اور انہوں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ اسلام میں رابطہ بننے اور مختلف قوموں اور نسلوں کو (جن کی زبانیں اور رنگ و نسل مختلف ہیں) متحد کرنے کی صلاحیت نہیں ہے ۔ نیز یہ کہ اسلامی عقیدے پر کسی معاشرے اور کسی ریاست (STATE) کے قائم ہونے اور اگر قائم ہو جائے تو باقی رہنے کا امکان نہیں ہے ۔ یہ وہ معنوی خسارہ ہے جس کا کوئی خسارہ مقابلہ نہیں کر سکتا ۔

یرغمالیوں کی قسمت

۲۳ ستمبر کو لیبیا کے رہنما معمر قذافی نے کہا کہ جب تک مغربی اقوام مشرقِ وسطیٰ میں دخل اندازی کرتی رہیں گی ۔ وہ تشدد کا نشانہ بننے سے نہیں بچ سکتیں ۔ انہوں نے مزید کہا کہ میرا خیال ہے کہ مغربی ممالک کو مشرقِ وسطیٰ سے اپنے آپ کو دست بردار کر لینا چاہیئے اور عربوں کے مسائل میں دخل اندازی سے باز رہنا چاہیئے ۔ اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو ان کے شہری تشدد کا نشانہ بنتے رہیں گے ۔

لیبیا کے رہنما نے یہ بات ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر کہی انہوں نے مزید کہا کہ نئی نسل کو غصہ ہے اور یہ غصہ کسی کے ضبط نہیں ہو سکتا ۔ یہ لوگ انتقام لینا چاہتے ہیں ۔ اور مغربی اقوام کے افراد کا اغوا ہی ایک ایسا طریق ہے جس سے انہیں بات سمجھائی جا سکتی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ ان کے خیال میں عرب ریاستوں میں مغربی اقوام کا کوئی کردار نہیں ہے ۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ مغربی یرغمالیوں کو لبنان سے رہائی دلانے کے لئے وہ کچھ کر سکتے ہیں یا نہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ پہلے یہ معلوم کرنا چاہیں گے کہ انہیں کن لوگوں نے اغوا کیا ہے اور ان کا کیا جرم تھا ۔ اگر ان کی رہائی کا کوئی امکان ہو تو میں یقیناً اس سے کسی صورت بھی گریز نہیں کرونگا ۔ اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ اغوا کنندگان کون ہیں تو ہم ان سے گفت و شنید کریں گے اور اس کے ساتھ ہمیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کا قصور کیا تھا ۔

انہوں نے ایک بدوی خیمے میں پریس کے نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے یہ باتیں کہیں ۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مغربی ممالک میں عرب قیدیوں کی جو ناگفتہ بہ حالت ہے اس کو بھی درست کرنے کی کوشش کی جانی چاہیئے ۔

شوکت حسین بٹ

یوروپی انتخابات

یوروپی پارلیمنٹ جو بارہ ۱۲ ملکوں کے ۳۲ کروڑ عوام کی نمائندہ ہے

سیاسی اتحاد کی جانب ایک اور قدم

یوروپی برادری کے شہریوں نے تیسری مرتبہ اسٹراس بورگ میں ۱۵ سے ۱۸ جون ۱۹۸۹ء تک یوروپی پارلیمنٹ کے ۵۱۸ ارکان کو براہ راست منتخب کیا۔ یوروپی پارلیمنٹ جو بارہ ملکوں کی برادری کے چار اہم اجزاء میں سے ایک ہے۔ یوروپی برادری کے ۳۲ کروڑ عوام کی آواز اور نمائندہ ہے۔ اور وہ خود کو ۱۲ یوروپی ملکوں کے اتحاد اور سیاسی یک جہتی کا چیمپئن سمجھتی ہے۔

۱۹۹۲ء میں واحد یورپی منڈی کی تکمیل

اس مرتبہ یوروپی انتخابات کی اہمیت اس لئے زیادہ ہے کہ ۱۹۹۲ء میں واحد یوروپی منڈی مکمل ہو جائے گی۔ یعنی یورپی برادری کے ممبر ملکوں کی درمیانی سرحدیں ختم ہو جائیں گی۔ اور ان کی معیشتیں ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں گی۔

یوروپی پارلیمنٹ میں ممبر ملکوں کی نشستوں کی تعداد ملکوں کی آبادی کے تناسب سے ہوتی ہے۔ برطانیہ، فرانس، وفاقی جمہوریہ جرمنی اور اٹلی یعنی چار ملکوں کے ارکان پارلیمنٹ کی تعداد اکیاسی اکیاسی ہے۔ ان کے بعد سپین کے ارکان کی تعداد ۶۰ ساٹھ ہالینڈ ۲۵ اور بیلجیم، پرتگال اور یونان کے ممبروں کی تعداد چوبیس ۲۴ چوبیس ہے۔ باقی ملکوں کے ارکان پارلیمنٹ کی تعداد اس طرح ہے:

آئرلینڈ ۱۵ لکسمبرگ ۶ چھ اور ڈنمارک ۱۶۔ انتخابات کے لئے کوئی واحد یورپی نظام نہیں ہے۔ بلکہ برادری کے بارہ ممبر ملکوں میں سے ہر ملک اپنے قومی انتخابی نظام کے تحت ووٹنگ میں حصہ لیتا ہے اور یوروپی پارلیمنٹ کے ارکان اپنے اپنے ملک کے قانون کے مطابق اپنے اپنے قومی بجٹ سے مشاہرہ پاتے ہیں۔

پارلیمانی گروپ

یوروپی پارلیمنٹ میں ممبروں نے اپنی اپنی یا مشترک اقدار کی حامل پارٹیوں کے ممبروں کو ملا کر پارلیمانی گروپ بنا رکھے ہیں جو پیش آمدہ مسائل پر مشترکہ موقف اختیار کرتے ہیں۔ اس وقت سب سے بڑا گروپ سوشلسٹس اور سوشل ڈیموکریٹس پر مشتمل ہے۔ جس میں یوروپی پارلیمنٹ کے ۱۴۵ ارکان شامل ہیں۔ دوسرا بڑا گروپ یوروپین پیپلز پارٹی یعنی کرسچین ڈیموکریٹس کا ہے۔ جس کے ارکان پارلیمنٹ کی تعداد ۱۱۵ ہے۔ اس کے بعد یوروپین ڈیموکریٹس یعنی قدامت پسندوں کی نشستیں ۶۶، کمیونسٹوں کی ۴۸ اور لبرلز کی نشستوں کی تعداد ۴۴ ہے۔ گرینز نے رینبو گروپ قائم کر رکھا ہے۔ اور دو گروپوں کا تعلق دائیں بازو سے ہے۔

یوروپی پارلیمنٹ کا دائرہ کار اور اختیارات

قومی پارلیمانوں کی طرح، اسٹراس بورگ میں بھی مختلف کمیٹیاں ہیں جن کی تعداد ۱۸ ہے۔ جو بحث مباحثے اور فیصلے وغیرہ کا اہتمام کرتی ہیں۔ اور سیاسی، زرعی، اقتصادی، مالیاتی اور بجٹ سے متعلق امور کے علاوہ ماحول کے تحفظ توانائی، تحقیق اور ٹیکنالوجی سے متعلق معاملات کو نمٹاتی ہیں۔ عرصہ ہوا کہ اب یوروپی پارلیمنٹ محض مشاورتی ادارہ نہیں رہی ہے۔ اور اسے بجٹ منظور کرنے یا مسترد کرنے، خصوصی اخراجات کی منظوری دینے اور یورپی اقتصادی برادری میں قانون سازی میں براہ راست حصہ لینے کے اختیارات حاصل ہیں۔ یوروپی کمیشن اور وزراء کی کونسل کیساتھ تعاون کے نئے طریقہ کار کی وجہ سے جلد ہی پارلیمنٹ کو یوروپی اقتصادی برادری کی قرارداد اور فیصلوں میں مزید عمل دخل اور اختیار حاصل ہو جائے گا۔ یوروپی پارلیمنٹ مستقبل میں یوروپین یونین کیلئے ایک آئین کے بنیادی نکات کا مسودہ مرتب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

واحد یوروپی منڈی کے معاملہ میں بعض مشکلات

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پارلیمنٹ کو واحد یوروپی منڈی کے معاملے میں مشکلات اور مشکل فیصلوں کا سامنا ہے۔ پارلیمنٹ چاہتی ہے کہ برادری کے ممبر ملکوں کی سرحدوں پر ایک دوسرے کی جانچ پڑتال کا طریقہ اور تجارت کی راہ میں حائل ضابطوں کی رکاوٹوں کو ختم کیا جائے اور ایسے انتظامات کئے جائیں کہ تمام ممبر ممالک ایک دوسرے کے ہاں سرکاری ٹھیکوں میں بولی دے سکیں اس کے علاوہ ممبر ملکوں کے درمیان خدمات اور سرمائے کی زیادہ سے زیادہ ممکن حد تک نقل و حرکت کی اجازت ہونی چاہیئے۔ پارلیمنٹ ایسے سماجی قوانین بھی وضع کرنا چاہتی ہے جن کے سماجی حقوق محفوظ رہیں اور ملازمین کو بہتر تحفظ ملے۔ علاوہ ازیں پارلیمنٹ بے روزگاری ختم کرنے اور ماحول کو آلودگی سے پاک رکھنے کے لئے بھی اقدامات کرنا چاہتی ہے۔

یوروپی پارلیمنٹ، یوروپی برادری کے اہم ترین اداروں میں شامل ہے۔ دیگر اہم اداروں میں یوروپین کمیشن، اہم انتظامی شعبہ ہے۔ جبکہ وزراء کی کونسل اور سربراہان مملکت و حکومت کی کونسل قانون ساز ادارے ہیں، یوروپی برادری کا ایک اور اہم ادارہ یوروپی عدالت انصاف ہے جو لکسمبرگ میں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الاقوامی خبریں

عالمی بینک کے صدر مسٹر بابل کونیبن نے ترقی پذیر ملکوں پر زور دیا ہے کہ وہ اسلحے کے اخراجات میں تخفیف کریں۔ عالمی بینک اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے سالانہ اجلاس میں ابتدائی تقریر کرتے ہوئے مسٹر کونیبن نے کہا کہ ترقی پذیر ممالک نے صحت و تعلیم کے اخراجات میں کمی کی ہے۔ لیکن فوجی اخراجات تقریباً جوں کے توں برقرار ہیں انہوں نے کہا کہ غریب ملک اپنے بجٹ کا ۲۰ فیصد ہتھیاروں پر خرچ کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ اسلحہ فراہم کرنے والے اداروں خصوصاً صنعتی ممالک پر بھی اسی سلسلے میں خصوصی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

سری لنکا میں بھارتی فوجیوں اور تامل انتہا پسندوں کے درمیان جھڑپ ہوئی۔ بھارتی ٹیلیویژن کے مطابق بھارتی فوجیوں پر فائرنگ کی گئی جسکے نتیجے میں تین انتہا پسندوں اور انکے ایک ساتھی کو ہلاک کر دیا گیا۔ گذشتہ دنوں بھارت اور سری لنکا کے درمیان ہونے والے امن معاہدے کی یہ پہلی خلاف ورزی تھی۔ بعض اور واقعات کے نتیجے میں بھی اسی قسم کی جھڑپوں کے نتیجے میں ۶۰ افراد کی ہلاکت کی خبریں ملی ہیں۔

● ایرانی قیادت نے ایک سویلین کو مسلح فوج کا نیا چیف آف سٹاف مقرر کیا ہے۔ یہ انقلاب ایران کے بعد اپنی نوعیت کا پہلا تقرر ہے۔ تہران ریڈیو نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر حسن فیروز آبادی کے فرائض میں فوج اور پاسداران انقلاب کے مابین رابطہ کاری کا فریضہ بھی شامل ہوگا۔ ممکن ہے کہ ایرانی قیادت کسی ایسے فوجی شخص کی تلاش میں ناکام رہی ہے جو فوج اور پاسداران دونوں کے لئے رابطہ کا کام دیتا۔ اور قابل قبول ہوتا۔

● امریکہ کے صدر بش نے کیمیائی اسلحے پر پابندی لگانے کی جو تجویز پیش کی تھی۔ سوویت وزیر خارجہ مسٹر شیورنادزے نے اس کا خیر مقدم کرتے ہوئے مزید اقدامات کی پیشکش کی ہے۔ جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان ہتھیاروں پر پابندی کے بین الاقوامی معاہدے کا انتظار کئے بغیر سپر طاقتوں کو یا تو یہ ہتھیار تلف کر دینے چاہئیں یا ان میں بڑے پیمانے پر تخفیف ہونی چاہیئے۔ امریکہ نے کیمیائی ہتھیاروں میں ۸۰ فیصد ابتدائی کمی اور عرصہ دس سال میں ان ہتھیاروں کے مکمل خاتمے کی تجویز پیش کی تھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیض احمد فیض

پاکستان کے نامور شاعر جناب فیض احمد فیض کی وفات پر یہ مضمون اداریے کے طور پر ہفت روزہ لاہور نے شائع کیا۔

جوش ملیح آبادی اور احسان دانش کے بعد برصغیر کے ایک اور ممتاز دانشور اور شہرۂ آفاق شاعر فیض احمد فیض بھی دنیائے شعر و ادب کو خیرباد کہہ گئے۔ اور اردو شاعری کی محفل میں ایک بار پھر اداسیاں اور ویرانیاں بھر گئیں۔

فلاحِ انسانیت کے لئے عالمی سوچ رکھنے والا وہ شاعر جو غربت و افلاس کی روندی ہوئی انسانیت کے دکھوں کی داستانِ الم کو ریشمیں و ملائم اصطلاحوں دل نشین استعاروں اور معنی نگر علامتوں کی مدد سے اپنے سامعین کے دلوں میں اتار دیتا تھا۔

گفتگو میں بڑا دھیما اور ربط و ضبط میں بڑا مخلص ـــ بڑا شریف الطبع اور خوش اطوار و شائستہ انسان شاعری جس کا لب و لہجہ بن گئی تھی اور جس کی سوچ کے دفتر میں انتقام اور جوابی اذیت دہی کا کوئی خانہ نہ تھا۔

فنونِ لطیفہ کا دلدادہ و گرویدہ پاکستان کا وہ حساس فرزند جس کی شاعری نے گونگوں کو جرأتِ گویائی دی اور جس کو فطرت کی طرف سے ایک ایسا دلِ دردمند ودیعت ہوا تھا جو کرۂ ارض کے ہر خطے میں بسنے والے محکوموں۔ مجبوروں اور مقہوروں کے دکھ سن کر بے تاب ہو جاتا تھا۔

ایک ایسا بلند نگاہ و خوددار صحافی ـــ جسے دلوں کے بہت قریب ہو کر بات کہنے کا سلیقہ آتا تھا۔ جو اپنے ہمعصروں اور دوستوں کی محبتوں کو عقیدوں کے گزوں سے ناپنا اور اپنے نظریات کا سودا کرنا گناہ سمجھتا تھا ـــ اپنے سے چھوٹوں کے ساتھ محبت و رافت اور بڑوں کے ساتھ ادب و احترام کے ساتھ پیش آنا جس کی طبیعت ثانیہ تھی۔ جسے فطرت سے ایسا وسیع اور ضبط و تحمل سے بھرا ہوا ظرف عطا ہوا تھا جس پر بڑی سے بڑی اور خطرناک سے خطرناک ضرب پڑنے پر بھی اس میں سے کوئی ناخوشگوار صدا نہیں ابھرتی تھی ـــ اس پیاس کا بہ لائق صد رشک و تقلید وصف کہ وہ با اختیاروں کی مصلحت اندیشیوں کے تیمد بھانپ کر ذاتی اور وقتی منفعتوں کے لئے ہر نئے دور میں اپنے نظریات کی یونیفارم بدل لینے کا قائل نہ تھا ـــ فیض احمد فیض ـــ جس نے غزل کو مقصدیت کا جامہ پہنایا اور غمِ جاناں میں غمِ دوراں کی اس حسن سے آمیزش کی کہ اردو غزل دیکھتے ہی دیکھتے ذہنی عیاشی اور تفننِ طبع کی بجائے مسائلِ روز و زیست کے اظہار کا روپ دھار گئی۔ اس نفاست اور نستعلیق پن کے ساتھ کہ اس سب کچھ کے باوجود اپنی تمام رعنائیوں اور جاذبیتوں کے ساتھ غزل بھی رہی۔

فیض صاحب کی ہمشیرہ (جن کے میاں سب جج تھے) تین چار سال زیرہ میں رہیں ہم ایک دوسرے کے صرف پڑوسی ہی نہیں تھے دونوں گھروں میں ایک مثالی قسم کی ہمسایانہ موانست و یگانگت بھی تھی۔ ہمشیرہ اُن سے میرا اور مجھ سے ان کا متعدد مرتبہ ذکر کر چکی تھیں اور یوں ہم دونوں ایک دوسرے سے ۱۹۳۷ء ہی سے غائبانہ طور پر متعارف تھے۔ لیکن سب سے پہلی بالمشافہ ملاقات ۱۹۴۶ء میں "امرتسر کالج" کے ایک مشاعرے میں ہوئی۔ میں غزل پڑھ کر اسٹیج سے اترا تو اسٹیج سے اُتر کر ایک خوش پوش جوان میرے پاس آیا اور دریافت کیا۔

"زیرہ وی" کی یائے نسبتی زیرہ ضلع فیروزپور کی رعایت سے ہے نا؟

اور پھر میرے اثبات میں سر ہلانے پر مجھے کھینچ کر کرسی سے اٹھایا اور گلے سے لگاتے ہوئے کہا! میں ہوں "فیض احمد فیض" ـــ بہن نے تمہارا اور تمہارے گھروالوں کا ذکر انتہائی محبت اور تشکر بھرے انداز میں اتنی دفعہ کیا ہے کہ میں اور طفیل بھائی دونوں آپ سے ملنے کے از حد مشتاق تھے۔

اس مشاعرے کے بعد سینکڑوں مشاعرے اکٹھے پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ جب بھی ملے۔ اُسی خندہ پیشانی چوڑے سینے اور گرم جوشی سے ملے اور گفتگو پر ہمیشہ اُس پہلی بالمشافہ ملاقات کی سی بے تکلف اپنائیت کا رنگ و تاثر غالب رہا۔

فیض صاحب کی علمی حلقوں میں مقبولیت۔ ہر دلعزیزی کے بدخواہوں کی رنجشوں اور سازشوں کے باعث قید و بند اُن کی دانشوری کے نصیبے کا ایک حصہ بن گئے تھے۔ لیکن جانے وہ فطرت سے بے نیازی اور درگذر کا کتنا بڑا ذخیرہ لے کر آئے تھے کہ انہوں نے زندگی بھر ان کوتاہ بینوں کا کبھی نوٹس نہ لیا۔ اور انہیں کبھی درخورِ اعتنا نہ سمجھا۔

فیض کی نگاہ میں شرم اور بزرگوں کی تعظیم کا یہ عالم تھا کہ جب جماعت احمدیہ نے پاکستان میں اپنے نئے مرکز کی تعمیر کے لئے چنیوٹ کے نزدیک ایک قطعہ زمین خریدا تو اپنے اس عالمی منصوبے کا انکشاف اس وقت کے امام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنے مخصوص اولوالعزمانہ انداز میں ربوہ کے اس بے آب و گیاہ میدان میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس ہی میں فرمایا اس پریس کانفرنس کا اہتمام راقم الحروف کے سپرد تھا۔ جس میں شرکت کے لئے صحافیوں اور دیگر اکابر جماعت کا قافلہ ۱۲ کاروں کے ذریعہ لاہور سے ربوہ پہنچا تھا۔

میری گذارش پر حضرات سالک و فیض نے بھی اس صحافتی پکنک میں شرکت فرمائی۔ میں نے ان دونوں صاحبوں کو اُن کے مقام و مرتبے کے پیش نظر حضرت امام جماعت احمدیہ کے ساتھ کار میں بٹھایا اور روانگی سے قبل ۵۵۵ نمبر کے سگریٹوں کا ایک ڈبہ بھی حضرت سالک کو خاموشی سے تھما دیا۔ ربوہ پہنچنے پر تھوڑی سی اجتماعی گفتگو کے بعد جب شرکاء قافلہ منہ ہاتھ دھونے کی غرض سے مختلف خیموں کی طرف بڑھے تو فیض صاحب نے مجھے آواز دی۔

بھئی سگریٹ کہاں ہیں اب
تو اشتہا بہت تیز ہو گئی ہے

عرض کیا "سگریٹ تو آپ کے ساتھ تھے کیا سالک صاحب نے آپ سے ذکر نہیں کیا؟" کہنے لگے۔

"تھے تو اور سالک صاحب نے دو ایک دفعہ اشارہ بھی کیا تھا۔ لیکن حضرت صاحب کے ساتھ بیٹھ کر سگریٹ پینے کو دل نہیں مانا"

فیض صاحب سے سالوں کے بعد آخری ملاقات پچھلے دنوں اس تقریب میں ہوئی۔ جو "پاک ٹی ہاؤس لاہور" میں مزدور قلمکار قمر یورش کے "خاکوں کے مجموعہ" کی رونمائی کے سلسلہ میں منعقد ہوئی تھی۔ میں پہنچا تو دیکھتے ہی بے ساختہ لپٹ گئے اور ایک گرم جوش معانقہ کے دوران فرمایا:

ویسے تو میرے خیال میں زیادہ سے زیادہ سات آٹھ سال ہی بڑا ہوں گا لیکن شائد قویٰ مضمحل ہو جانے کے باعث آج مجھے یوں محسوس ہوا ہے جیسے میں تم سے ۲۰ - ۲۵ سال بڑا ہوں"

میں نے جواب میں بات کا پہلو بدلتے ہوئے کہا ـــ "جناب آپ خواہ مخواہ فکرمند نہ ہوں صرف عمر ہی نہیں آپ علم۔ مطالعہ اور فکر و آگہی میں بھی مجھ سے ۲۰، ۲۵ سال بڑے ہیں" یہ سن کر ہنسے، کھانسے، میرا کندھا تھپتھپایا اور کہا ـــ "حوصلہ افزائی کا شکریہ" سچ ہے ـــ

؏ ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں

ـــ اس دنیائے فانی میں ہر آنے والے کو اک نہ اک دن جانا ہے۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ کچھ جدا ہونے والے ایسے ہوتے ہیں

جن کی فرقت ایک زخم کی طرح
ذہن پر نقش ہو جاتی ہے۔"

فیض احمد فیض کی اچانک وفات کا نقش بھی کچھ ایسا ہی زخم ہے ـــ

جس سے تادیر لذیذ و کرب آفریں یادوں کا لاوا رستا رہے گا۔

(ہفت روزہ "لاہور" یکم دسمبر ۱۹۸۴ء)

"جس طرح اور جس قدر (بچوں کو) سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کیلئے سوزِ دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کرلیں۔ اسلئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے"۔

(ملفوظات جلد دوم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپکو سلامت رکھے اور آپ کو بہت اچھے احمدی بنائے یعنی آپ ہر وہ بات کریں جو حضرت بانیؑ سلسلہ عالیہ احمدیہ چاہتے تھے۔ کہ احمدی کریں۔

عزیز مظہر چوہدری ربوہ نے ایک کہانی آپ سب کے لئے بھیجی ہے پڑھئے اور آپ بھی ایسی ہی اچھی اچھی باتیں ہمیں لکھ کر ارسال کیجئے۔

لکھا ہے۔

ایک بزرگ نے سیاہ پوشی اختیار کر لی اور ہمیشہ سیاہ لباس پہنا کرتے۔ ایک مرتبہ ایک بے علم نے جو فقیری کا دعویٰ رکھتا تھا ان سے پوچھا کہ حضرت آپ ہر وقت سیاہ لباس کیوں پہنے رکھتے ہیں۔ ان بزرگ نے فرمایا۔ آنحضرت نے تین چیزیں چھوڑیں فقر، علم، اور شمشیر۔ شمشیر کو سلاطین اور فرمانرواؤں نے لے لیا اور اسے موقع پر استعمال نہ کیا۔ فقراء نے فقر کو اختیار کر لیا مگر اسے حصول زر کا ذریعہ بنا لیا۔ علم کو علماء نے اختیار کر لیا۔ مگر پڑھنے اور پڑھانے سے آگے نہ بڑھ سکے۔ میں نے ان تینوں چیزوں کے غم میں سیاہ پوشی اختیار کر لی ہے

عزیزہ ناہید کوثر نے لکھا ہے،

"میں چھٹی جماعت کی طالبہ ہوں۔ پہلے تمام کلاسز میں میری اوّل پوزیشن آتی رہی ہے۔ لیکن اس سال پانچویں جماعت میں میرا ایک پیپر خراب ہونے کیوجہ سے تیسری پوزیشن آئی ہے۔ مجھے اس کا بہت افسوس ہوا۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر کلاس میں مجھے اعلیٰ نمبروں میں کامیاب کرے"۔

ہماری دعا تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام احمدی بچوں کو چاہے وہ کسی کلاس میں ہوں۔ کسی سکول میں ہوں۔ کسی کالج میں ہوں۔ اعلیٰ درجہ کی کامیابیاں عطا فرمائے اور عملی زندگی میں بھی وہ بہت اچھے انسان ثابت ہوں۔

ناہید کوثر نے حضرت بانی سلسلہ کے چند اشعار بھی ارسال کئے ہیں۔ اشعار درج ذیل ہیں

دِل کر کے پارہ پارہ چاہوں میں اِک نظارہ
دیوانہ مت کہو تم عقلِ رسا یہی ہے

دِیں کے غموں نے مارا اب دل ہے پارہ پارہ
دِلبر کا ہے سہارا ورنہ فنا یہی ہے

کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
مہر و مہ کی آنکھ غم سے ہوگئی تاریک و تار

عزیزہ امۃ الرشید رشدی نے بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چند اشعار بھیجے ہیں۔

جو کچھ مری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا
مَیں اِک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا

مَیں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہُنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

نیز عزیزہ رشدی نے لکھا ہے کہ الفضل میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کو میں بہت شوق سے پڑھتی ہوں اور اسی طرح حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبات۔ دیگر ممالک کے بارے میں جو معلومات فراہم کی جاتی ہیں وہ بھی مجھے بہت اچھی لگتی ہیں۔

عزیزی سید فہیم احمد کراچی سے لکھتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ شعر میں آپکو الفضل میں اشاعت کے لئے بھیجنا چاہتا ہوں۔

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اسکا علاج
آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

[illegible]

اخبارِ احمدیہ

درخواست دعا

قارئین کی خدمت میں درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل احباب کو اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

- مکرم ناصر احمد صاحب قمر سابق مربی سلسلہ بیمار ہیں۔
- میاں محمد اسماعیل صاحب فاضل جن کا رومانیہ میں اپریشن ہوا تھا۔ تاحال سخت بیمار ہیں۔
- مکرم ملک مسعود احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ ٹانگ میں درد اور کھچاؤ کیوجہ سے بیمار ہیں۔
- مکرم شفاعت محمود صاحب چوہدری (گھٹیالیاں) کی ہمشیرہ محترمہ رفیقہ بیگم صاحبہ کی دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ شیخ زید ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

عزیزہ منصورہ منیر بنت مکرم رانا منیر احمد صاحب چک نمبر ۱۶۶، مراد ضلع بہاولنگر نے قرآن کریم ختم کیا ہے۔

توسیع اشاعت

- مکرم گیانی عباد اللہ صاحب سابق مینیجر الفضل (حال امریکہ) نے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے ایک سو روپیہ بھجوایا ہے۔
- محترمہ ڈاکٹر مسز طیبہ رفیق صاحبہ نے ایک سو روپیہ کا عطیہ بھجواتے ہوئے اپنے والد محترم مرزا ایثار احمد صاحب فاروقی کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست کی ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا ایثار احمد صاحب فاروقی ولد مرزا رمضان علی خان صاحب رفیق بانی سلسلہ احمدیہ ۱۵، ستمبر بروز جمعۃ المبارک بوقت فجر بعمر ۷۹ سال ۶، ماہ بمقام ایبٹ آباد بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔

اسی روز ان کی نماز جنازہ شام ۳، بجے مکرم محمد ارشاد صاحب صوبائی امیر نے پڑھائی اور تدفین احمدیہ قبرستان پشاور میں عمل میں آئی۔

قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ وہ موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

اعلان دارالقضاء

مکرم مرزا محمد رشید صاحب ولد مرزا محمد لطیف صاحب سکنہ دارالعلوم وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ والد صاحب نے اپنی زندگی میں ہی اپنا پلاٹ نمبر ۶/۱ دارالصدر شمالی ہم پانچوں بھائیوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ہماری دو بہنیں بھی ہیں۔ جنکو ہم نے ان کا حصہ نقدی کی صورت میں ادا کر دیا ہے۔ براہ کرم مذکورہ پلاٹ ہم پانچوں بھائیوں کے نام الاٹ کیا جانا منظور فرمایا جائے میرے دوسرے بھائیوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ مرزا محمد حنیف صاحب
۲۔ مرزا محمد کریم صاحب
۳۔ مرزا محمد صدیق صاحب
۴۔ مرزا محمد حفیظ صاحب
(پسران مرزا محمد لطیف صاحب محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ)

اگر قطعہ مذکورہ مکرم مرزا محمد لطیف صاحب کے نامبردہ پسران کے نام انتقال کئے جانے پر کسی وارث یا غیر وارث کو اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دفتر قضاء کو اطلاع دے۔

(ناظم قضاء)

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، اٹھراء، سوکھا، گرمی، گیس کا علاج کرنیوالے

زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
ابن حکیم نظام جان

برانچیں
ربوہ : اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان : نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالر والا : تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی : محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
(خواتین کیلئے انتظام کے ساتھ)

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ • پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ • فون نمبر ۷۴۸۴۴، ۴۳۱، ۷۶۴۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ ! چوہدری نصر اللہ خان

مثال کی ضرورت نہیں۔ اتنا مَیں کہہ سکتا ہوں۔ کہ میرے تجربہ میں آیا ہے۔ کہ بحیثیت میر مجلس صدر انجمن احمدیہ اور ناظر اعلیٰ قریبًا روزانہ زبانی یا تحریری متعدد ہدایات حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) سے چوہدری صاحب کو ملتی تھیں۔ جن کی تعمیل کماحقہٗ، پوری کوشش اور ہمہ تن توجہ سے چوہدری صاحب فرماتے تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ان سات انتظامی امور کے علاوہ چوہدری صاحب کی بعض ذاتی خوبیاں بھی قابلِ تذکرہ ہیں۔ آپ نماز باجماعت کے نہایت پابند تھے۔ نماز جس خشوع و خضوع اور اطمینان سے پڑھتے تھے وہ دیکھنے والوں کو معلوم ہے۔ آپ نے بڑھاپے میں قرآن مجید حفظ کیا تھا۔ قرآن کے مطالب و معانی کے حصول کا آپ کو بہت شوق تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ امرتسر میں مجھے فرمایا کہ مجھے کوئی قرآن پڑھا دے تو مَیں اس کے پاس رہ پڑنے کو تیار ہوں۔ گھر بھی نہ جاؤں گا۔ آپ نہایت متین تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو علاوہ دنیوی انعامات مثلاً عزت وجاہت، دولت اور اولاد کے قرآن کے حفظ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت مالی و قالی و حالی کی توفیق عطا فرمائی اور پھر بعد وفات کے سینکڑوں آدمیوں کا خلوص قلب سے دعائے بلندیٔ درجات کرنا اور حضرت امام جماعت احمدیہ کا جنازہ پڑھنا اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہونا، یہ ایسے انعامات ہیں کہ بہت کم لوگوں کو ان سے حصّہ ملتا ہے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بالآخر مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرما کر اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور آپ کے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرما کر آپ کے قدم بقدم چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارا سب کا انجام بخیر ہو۔

ملکی خبریں

• کراچی ایئرپورٹ پر سعودی ایئر لائنز کے ایک طیارے کو اغوا کرنے کی کوشش ناکام بنا دی گئی۔ ایک مشتبہ غیر ملکی شخص کو کراچی ایئرپورٹ کا جنگلہ عبور کرتے ہوئے پکڑا گیا۔ ملزم کو گرفتار کر لیا گیا اور اس سے پوچھ گچھ جاری ہے۔

• لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس عبدالشکور السلم نے آج بیرسٹر محمد جاوید کو مرحوم وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے مقدمہ قتل کے متعلق سربمہر فائلوں کے معائنہ کی اجازت دے دی ہے۔ انہوں نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ معائنہ جسٹس فضل کریم کی موجودگی اور نگرانی میں جلد از جلد کیا جائے۔

• عدالت عالیہ سندھ کے فل بنچ کے روبرو ایڈووکیٹ عبدالمجیب پیرزادہ نے ۸ ویں ترمیم اور سینٹ کے خلاف دائر کردہ اپنی آئینی درخواست کی پیروی میں دلائل پیش کئے۔ فاضل بنچ ۸ ویں ترمیم کے خلاف دائر کردہ تین رٹ درخواستوں کی باقاعدہ سماعت کر رہا ہے۔

• سپریم کورٹ نے قتل میں ملوث سابق گورنر سرحد ریٹائرڈ جنرل فضل حق کی درخواست ضمانت سماعت کے لئے منظور کرتے ہوئے ۸ اکتوبر کو سہ رکنی بنچ کے ذریعے سماعت کا حکم جاری کیا ہے۔ یہ سہ رکنی بنچ ۸ اکتوبر کو عبوری ضمانت اور درخواست ضمانت کی سماعت مشترکہ طور پر کرے گا۔

• امور کشمیر اور شمالی علاقوں کے وزیر میر باز محمد کھیترانی نے کہا ہے کہ آزاد کشمیر میں جلد ہی نگران حکومت قائم کر دی جائے گی۔ تاکہ آئندہ انتخابات آزادانہ اور منصفانہ فضاء میں ہو سکیں نگران حکومت کے لئے چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد خورشید کو لندن سے طلب کر لیا گیا ہے۔

• آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار سکندر حیات خان نے کہا ہے کہ آزاد کشمیر ایکٹ میں نگران حکومت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اور اس ایکٹ میں وزیر امور کشمیر کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اور نہ ہی ان کی کوئی حیثیت ہے اس لئے اس قسم کی کوئی بھی حرکت غیر آئینی اور غیر قانونی ہو گی۔

گمشدہ سائیکل

دفتر صدر عمومی میں مورخہ ۲۴، ستمبر ۱۹۸۹ء کو ایک سائیکل موصول ہوا ہے۔ جن صاحب کا ہو رسید سائیکل ہمراہ لا کر اپنا سائیکل لے جائیں۔

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر
رحمت بازار
ریلوے روڈ
ربوہ
فون گھر: ۴۳۱
آفس: ۵۲۱

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری کے کیلئے
• سپروائزر/سیلزمین۔ ۲ آسامیاں • الیکٹریشن جو موٹر وائنڈنگ کا کام جانتا ہو۔ ایک آسامی
• خدمت گار برائے دفتر۔ ایک آسامی کی ضرورت ہے۔ امیر یا صدر صاحب کی تصدیق کیساتھ ملیں
میاں بھائی
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون ۲۲۳۳۷۲ - ۲۲۳۳۷۳

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ
پر
حکیم عبدالحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵۔۶۔۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں۔
خواتین کے لئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
مینجر **مشہور دواخانہ** فون ۹۰۶
نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک۔ ربوہ

حنیف ہومیوپیتھک کلینک
۱/۷۶ بینک سکوائر مارکیٹ نزد شیزان بیکری
ماڈل ٹاؤن، لاہور
اوقات کار: ہر اتوار سے جمعرات صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے تک اور شام ۶ بجے سے ۸½ بجے تک
ہر جمعہ کو صرف صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک۔ شام کو دواخانہ بند رہا کرے گا۔
ہر ہفتہ کے دن صبح دواخانہ بند رہا کریگا۔ لیکن شام ۶ بجے سے ۸½ بجے تک کھلا ہوگا
خاکسار: ہومیوپیتھک ڈاکٹر شیخ محمد حنیف
آف کوئٹہ حال لاہور

ضرورت ہے
کل وقتی یا جز وقتی کارکنان کی ضرورت ہے جو حکومتِ پاکستان کے ایک خودمختار ادارہ سے وابستہ ہو کر اعلیٰ آمدنی حاصل کر سکتے ہیں۔ ٹریننگ کا مواد اور دیگر معلومات بذریعہ خط وکتابت بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔ حکومت کے گزیٹڈ گریڈ تک ترقی کے جلد اور روشن مواقع۔ درخواست کے ساتھ شناختی کارڈ کی کاپی، میٹرک کی سند کی فوٹو کاپی اور دو پاسپورٹ سائز فوٹو آنا لازمی ہیں۔ بالمشافہ ملاقات یا خط وکتابت کے لئے درج ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔
سرفراز احمد رازی فون: ۹۶۱
آفیسر سٹیٹ لائف ۲/۲ دارالعلوم غربی ربوہ

اکسیر جگر کمی خون، سفیدی خون، ضعف جگر کیلئے اکسیر دوا
سرمہ ممیرا خاص کمزوری نظر، ککرے، پھولے، چھروں کی خارش کیلئے مفید سرمہ
فشار الدم LOW اور ہائی بلڈ پریشر کیلئے ازحد مفید دوا
اکسیرِ بخار ہر قسم کے بخار کو صرف ایک خوراک میں ختم کرتی ہے
طلق ہر قسم کے یرقان کو جڑ سے ختم کرنے والی دوا
حب سیاہ پھوڑے پھنسیاں، خارش زہرباد مصفّی خون ہے
خدمت میں پیش پیش،
جدید **دواخانہ خدمت خلق** گولبازار ربوہ
پوسٹ بکس ۵۸